# مرزا اسداللہ خاں غالبؔ

(۱۷۹۷ء–۱۸۶۹ء)

مرزا غالب آگرہ میں پیدا ہوئے۔ اصل نام مرزا اسداللہ خاں بیگ تھا۔ پہلے اسدؔ بعد میں غالبؔ تخلّص اختیار کیا۔ پانچ سال کی عمر میں مرزا کے والد عبداللہ بیگ فوت ہوگئے۔ ان کے چچا نصراللہ بیگ نے ان کی پرورش کی۔ تیرہ برس کے تھے کہ امراؤ بیگم سے ان کی شادی ہوگئی۔ غالبؔ نے ابتدائی تعلیم آگرہ میں حاصل کی۔ ان کے سسرال دہلی میں تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں وہ بھی دہلی منتقل ہوگئے۔

غالبؔ کو انگریزی سرکار سے باسٹھ روپے چار آنے ماہوار پنشن ملتی تھی۔ یہ رقم ان کے اخراجات کے لیے ناکافی تھی۔ بعض اُمرا ان کی مالی مدد کیا کرتے تھے، پھر بھی غالبؔ ہمیشہ معاشی تنگ دستی کا شکار رہے۔ بہادر شاہ ظفؔر کے دربار سے تعلّق پیدا ہوا۔ خاندانِ مغلیہ کی تاریخ لکھنے کے عِوض پچاس روپے ماہوار تنخواہ ملنے لگی۔ ۱۸۵۴ء میں ذوقؔ کے انتقال پر بہادر شاہ ظفؔر کے استاد مقرر ہوئے۔ مرزا غالبؔ نے ۱۵/فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں وفات پائی۔

مرزا غالبؔ ایک نابغۂ روزگار شخص تھے۔ وہ ایک بلند پایہ شاعر، صاحبِ اسلوب نثر نگار اور اعلیٰ درجے کے تاریخ نویس تھے۔ فارسی زبان کا خداداد ذوق رکھتے تھے۔ غالب کے بقول: ''ان کا فارسی کلام، اردو شاعری سے بھی زیادہ اونچے درجے کا ہے۔'' اگرچہ شہرت انھیں اپنے اردو دیوان ہی سے ملی۔

مرزا غالبؔ نے مکتوب نویسی میں بھی اپنی الگ راہ نکالی۔ ان کی جِدّت پسندی نے اردو نثر کو نیا انداز و آہنگ عطا کیا۔ انھوں نے خطوں کے رسمی انداز کو ترک کیا اور خط کو بے تکلفانہ گفتگو اور شخصی، دلی جذبات کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ خود کہتے ہیں: ''مَیں نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے۔''

ان کے خطوں کا ایک مجموعہ عودِ ہندی کے نام سے ۱۸۶۸ء میں شائع ہوگیا تھا، دوسرا مجموعہ اردوے مُعلّیٰ ان کی وفات کے مہینا بھر بعد چھپ کر آیا۔ دیوانِ غالب کے علاوہ ان کی زیادہ تر تصانیف دَستَنبو، پَنج آہنگ، مِہرِ نیم روز، قاطِعِ بُرہان وغیرہ فارسی زبان میں ہیں۔

# خطوطِ غالبؔ

## تدریسی مقاصد

ا۔ ایک مؤثر ذریعۂ ابلاغ کے طور پر مکتوب نگاری کی اہمیت واضح کرنا۔
۲۔ غالب کی مکتوب نگاری کے منفرد انداز کا تعارف کرانا۔
۳۔ طلبہ کو خط کے مختلف حصّوں (پیشانی، القاب و آداب وغیرہ) کی ضرورت اور اہمیت سمجھانا اور بتانا کہ غالبؔ نے روایتی انداز نہیں اپنایا۔
۴۔ طلبہ کو اپنا مافی الضمیر بلا تکلف لکھنے کے لائق بنانا۔

## (ا)

## منشی ہرگوپال تفتہؔ کے نام

اللّٰہ اللّٰہ! ہم تو کول سے تمھارے خط کے آنے کے منتظر تھے۔ ناگاہ کل جو خط آیا، معلوم ہوا کہ دو دن کول (۱) میں رہ کر سکندر آباد (۲) آ گئے ہو اور وہاں سے تم نے خط لکھا ہے۔ دیکھیے: اب یہاں کب تک رہو اور آگرہ کب جاؤ۔ پرسوں برخوردار شیونرائن (۳) کا خط آیا تھا۔ لکھتے تھے کہ کتابوں کی شیرازہ بندی ہو رہی ہے۔ اب قریب ہے کہ بھیجی جائیں۔ مرزا مہر (۴) بھی ایک ہفتہ بتاتے ہیں۔ دیکھیے! کس دن کتابیں آ جائیں۔ خدا کرے سب کام دل خواہ بنا ہو۔

ہاں صاحب! منشی بالمکند بے صبرؔ (۵) کے ایک خط کا جواب ہم پر فرض ہے۔ مَیں کیا کروں؟ اُس خط میں انھوں نے اپنا سیر و سفر میں مصروف ہونا لکھا تھا۔ بس مَیں ان کے خط کا جواب کہاں بھیجتا؟ اگر تم سے ملیں تو میرا اسلام کہ دینا اور مطبع آگرہ (۶) سے کتابوں کا حال تم خود دریافت کر ہی لو گے، میرے کہنے اور لکھنے کی کیا حاجت؟

چار شنبہ، سوم نومبر ۱۸۵۸ء — غالبؔ

---

ا۔ کول، علی گڑھ کا پرانا نام ہے۔
۲۔ سکندر آباد، ضلع بلند شہر (یوپی) کا ایک شہر ہے۔
۳۔ منشی شیونرائن آرام آگرہ میں رہتے تھے، جہاں انھوں نے ایک پریس لگا لیا تھا۔ انگریزی بہت اچھی جانتے تھے۔
۴۔ مرزا مہر، غالبؔ کے دوست تھے۔ ان کا پورا نام مرزا حاتم علی بیگ تھا۔ وکیل اور آنریری مجسٹریٹ رہے۔
۵۔ منشی بالمکند بے صبرؔ سکندر آباد کے باشندے تھے۔ محکمہ مال میں منشی گری اور داروغہ کے منصب پر مقرر تھے۔ غالب سے روابط تھے۔
۶۔ مطبع آگرہ منشی شیونرائن کی ملکیت تھا اور یہاں غالبؔ کی کتاب دستنبو چھپ رہی تھی۔

## (۲)

کیوں صاحب! کیا یہ آئین جاری ہُوا ہے کہ سکندر آباد کے رہنے والے دِلّی کے خاک نشینوں کو خط نہ لکھیں؟ بھلا اگر یہ حکم ہُوا ہوتا، تو یہاں بھی تو اشتہار ہو جاتا کہ زنہار کوئی خط سکندر آباد کو یہاں کی ڈاک میں نہ جاوے۔ بہ ہر حال:

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم ①

کل جمعے کے دن بارہ تاریخ نومبر کی، تینتیس جلدیں، بھیجی ہوئی برخوردار شیونرائن کی پہنچیں۔ کاغذ، خط، تقطیع، سیاہی، چھاپا سب خوب۔ دل خوش ہوا اور شیونرائن کو دعا دی۔ سات کتابیں جو مرزا حاتم علی صاحب کی تحویل میں ہیں، وہ بھی یقین ہے کہ آج کل پہنچ جائیں۔ معلوم نہیں، منشی شیونرائن نے اندور کو، واسطے رائے امید سنگھ کے، کس طرح بھیجی ہیں یا ابھی نہیں بھیجیں؟

صاحب! تم اس خط کا جواب جلد لکھو اور اپنے قصد کا حال لکھو۔ سکندر آباد کب تک رہو گے؟ آگرے کب جاؤ گے؟

شنبہ، ۱۳ نومبر ۱۸۵۸ء

جواب طلب

غالبؔ

## (۳)

# میر مہدی حسین مجروح کے نام

بھائی!

نہ کاغذ ہے، نہ ٹکٹ ہے، اگلے لفافوں میں سے ایک بیرنگ لفافہ پڑا ہے۔ کتاب میں سے یہ کاغذ پھاڑ کر تم کو خط لکھتا ہُوں اور بیرنگ لفافے میں لپیٹ کر بھیجتا ہُوں۔ غمگین نہ ہونا۔ کل شام کو کچھ فتوح کہیں سے پہنچ گئی ہے، آج کاغذ اور ٹکٹ منگا لوں گا۔ سہ شنبہ ۸۔ نومبر صبح کا وقت ہے، جس کو عوام بڑی فجر کہتے ہیں۔ پرسوں تمھارا خط آیا تھا، آج جی چاہا کہ ابھی تم کو خط لکھوں، اس واسطے یہ چند سطریں لکھیں۔

برخوردار میر نصیر الدین ② پر ان کی بیٹی کا قدم مبارک ہو۔ نام تاریخی تو مجھ سے ڈھونڈا نہ جائے گا، ہاں عظیم النسا بیگم نام اچھّا ہے کہ اس میں ایک رعایت ہے، شاہ محمد عظیم صاحب رحمتہ اللّٰہ کے نام کی۔ مجتہد العصر ③ کو میری دُعا کہنا۔ تم کو کیا ہُوا ہے کہ ان کو اپنا چھوٹا بھائی جان کر مجتہد العصر نہیں لکھا کرتے؟ یہ بے ادبی اچھی نہیں۔ میرن صاحب ④ کو بہت بہت دُعا کہنا اور میری طرف سے پیار کرنا۔

---

۱۔ ترجمہ: کوئی سنے یا نہ سُنے مَیں تو اپنی بات کہ دیتا ہوں۔ ۲۔ میر نصیر الدین، مولانا فخر الدین فخرِ عالم کے خلیفہ شاہ محمد عالم کی اولاد سے تھے۔

۳۔ ''مجتہد العصر'' سے مراد ہے میر سرفراز حسین (میر مہدی حسین مجروحؔ کے بھائی) جو مرزا غالبؔ کے عزیز دوست تھے۔

۴۔ میرن صاحب کا اصل نام میر افضل علی تھا۔ لکھنؤ میں مرثیے پڑھا کرتے تھے۔ غالبؔ کے دوست تھے۔

شہر کا حال کیا جانوں کیا ہے؟ ''پون ٹوٹی [1] کوئی چیز ہے، وہ جاری ہو گئی ہے۔ سوائے اناج اور اُپلے کے کوئی چیز ایسی نہیں، جس پر محصول نہ لگا ہو۔ جامع مسجد کے گرد پچپیس پچپیس فٹ گول میدان نکلے گا۔ دکانیں حویلیاں ڈھائی جائیں گی۔ دارالبقا فنا ہو جائے گی۔ رہے نام اللہ کا۔ خان چند کا کوچہ شاہ بولا کے بڑ تک ڈھے گا۔ دونوں طرف سے پھاوڑا اچل رہا ہے۔ باقی خیر و عافیت ہے۔ حاکمِ اکبر کی آمد سُن رہے ہیں۔ دیکھیے دلّی آئیں یا نہیں؟ آئیں تو دربار کریں یا نہیں؟ دربار کریں تو میں گنہ گار بلایا جاؤں یا نہیں؟ بلایا جاؤں تو خلعت پاؤں یا نہیں؟ پنسن کا تو نہ کہیں ذکر ہے، نہ کسی کو خبر ہے۔

سہ شنبہ، ۸۔ نومبر ۱۸۵۹ء — غالبؔ

(غالبؔ کے خطوط، مرتّبہ: ڈاکٹر خلیق انجم)

## مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) مرزا غالبؔ نے میر مہدی حسین مجروحؔ کو خط، بیرنگ کیوں بھیجا؟

(ب) مرزا غالبؔ نے میر مہدی مجروحؔ کو خط کب لکھا؟

(ج) کون سی دو چیزوں پر محصول وصول نہیں کیا جاتا تھا؟

(د) مرزا غالبؔ نے کتابوں پر کیا رائے دی ہے؟

(ہ) تفتہؔ نے غالبؔ کو خط کہاں سے لکھا تھا؟

۲۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

(الف) میر مجروحؔ کے خط میں کس کی بیٹی کی پیدائش کا ذکر ہے؟

(i) میر مجروح — (ii) میر نصیر الدین

(iii) میرن — (iv) شاہ محمد عظیم

(ب) ''پون ٹوٹی''(چنگی) کس چیز پر معاف تھی؟

(i) ترکاری اور پھل — (ii) اناج اور اُپلے

(iii) غلہ اور ترکاری — (iv) پھل اور اُپلے

(ج) مرزا غالبؔ کو تفتہؔ کا خط کہاں سے آتا تھا؟

(i) کلکتہ — (ii) سکندر آباد

(iii) کول — (iv) آگرہ

---

۱۔ اصل میں یہ لفظ ''ٹاؤن ڈیوٹی'' (Town Duty) ہے۔ اس سے مراد محصول چنگی ہے۔

(د) کس شخص نے کتابوں کی شیرازہ بندی کے بارے میں مرزا کو خط لکھا تھا؟

(i) تفتہ (ii) میرن

(iii) میر مہدی مجروح (iv) شیونرائن

(ہ) دوسرے خط کے مطابق مرزا غالبؔ کو کتنی کتابیں موصول ہوئیں؟

(i) بیس (ii) تینتیس

(iii) تیس (iv) تینتالیس

(و) مرزا غالب نے تفتہؔ کو دوسرا خط کب لکھا؟

(i) ۳۔نومبر ۱۸۵۸ء (ii) ۱۳۔نومبر ۱۸۵۷ء

(iii) ۱۳۔نومبر ۱۸۵۸ء (iv) ۲۳۔نومبر ۱۸۵۸ء

۳۔ ''خطوطِ غالبؔ'' کے متن کو ذہن میں رکھ کر درست یا غلط پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) مرزا غالبؔ نے میر نصیر الدین کو بیٹی کی پیدائش پر مبارک باد دی۔ درست/ غلط

(ب) تیسرے خط میں دار البقا کے فنا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ درست/ غلط

(ج) مرزا غالبؔ نے تفتہ کو پہلا خط لکھا تو تفتہؔ کول میں تھے۔ درست/ غلط

(د) مرزا غالب کو کتابیں ۱۲۔نومبر ۱۸۵۸ء کو ملیں۔ درست/ غلط

(ہ) دوسرے خط میں دلّی کے خاک نشینوں سے مراد خود مرزا غالب کی ذات ہے۔ درست/ غلط

۴۔ ان جملوں کی وضاحت کریں:

(الف) دار البقا فنا ہو جائے گا، رہے نام اللہ کا۔

(ب) حاکمِ اکبر کی آمد سن رہے ہیں۔

(ج) منشی بالمکند بے صبرؔ کے ایک خط کا جواب ہم پر فرض ہے۔

(د) کیا یہ آئین جاری ہوا ہے؟

(ہ) خان چند کا کوچہ شاہ بولا کے بڑ تک ڈھے گا۔

۵۔ کالم (الف) کے الفاظ کالم (ب) سے ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| پہلا خط | میر مہدی حسین مجروح |
| شیونرائن | میر نصیر الدین |
| دوسرا خط | خلیق انجم |
| دار البقا | کتابوں کی شیرازہ بندی |
| غالب کے خطوط | فنا |
| بیٹی کا قدم مبارک | ہرگوپال تفتہ |

۶۔ مندرجہ ذیل پر اعراب لگائیے:

مجروح، تفتہ، مجتہد العصر، برخوردار، تحویل

## سرگرمیاں

۱۔ خطوط میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے، اساتذہ سے پوچھ کر ان کا مختصر تعارف خوش خط لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

۲۔ مرزا غالبؔ کے خطوط کی تین خوبیاں لکھ کر جماعت کے کمرے میں نمایاں جگہ پر لگائیں۔

۳۔ مرزا غالبؔ کے دو اور آسان سے خطوط جماعت کے کمرے میں پڑھے جائیں۔

## اساتذہ کرام کے لیے

۱۔ مکتوب نگاری کے فن سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

۲۔ غالبؔ نے مکتوب نگاری کا نیا ڈھنگ اختیار کیا، مزید خطوط کی روشنی میں طلبہ کو اس ڈھنگ سے آگاہ کریں۔

۳۔ غالبؔ کی مکتوب نگاری کے مزید نمونے طلبہ کو دکھائے جائیں۔

۴۔ غالبؔ کے خطوط پر مشتمل چند کتب لائبریری سے لا کر طلبہ کو دکھائی جائیں۔